بسم اللہ الرحمن الرحیم

اداریہ!

فاروق کالج دراصل مسلمانانِ کیرالہ کا ایک علمی مرکز ہے۔ جہاں اعلیٰ تعلیم کے لئے آرٹس، سائنس اور کامرس میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری تک تعلیم ہو رہی ہے۔ عصری علوم کے علاوہ عربی اور تربیت اساتذہ کے لئے کالی کٹ یونیورسٹی کے منظور شدہ کالج بھی ہیں۔ مسلمانانِ کیرالا کے فکری اور علمی ارتقاء کا یہ ایک بے نظیر سرچشمہ ہے۔ ۳۷ سال سے قوم و ملت کی خدمت میں لگا ہوا ہے۔ اس ادارہ سے ہزارہا طلباء فارغ ہو کر ملک اور بیرونِ ملک میں نمایاں خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان میں بعض ایسی قابلِ فخر ہستیاں بھی موجود ہیں جن کی علمی و سیاسی خدمات کا شہرہ ملک سے نکل کر بیرونِ ملک تک پہنچ چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ غریقِ رحمت کرے مولانا ابو الصباح مرحوم کو کہ انہوں نے ایک ایسی مجلس روضۃ العلوم تشکیل دی جس کے ارکان نے اپنی بے لوث اور ان تھک کوششوں سے اس ادارہ کو علوم و فنون کا قلعہ بنا دیا اور مسلمانانِ کیرالا کے علمی شعور اور فکری انقلاب کا سرچشمہ بنا کر چھوڑا۔ یہ قابلِ صد افتخار ادارہ آزادیٔ ہند کے دوسرے ہی سال قائم ہو گیا۔ اور سال بہ سال ترقی کرتے ہوئے جامعۂ صغریٰ بن گیا ہے۔

تعمیری ارتقاء

- 1948۔ مرکزی عمارت
- 1949۔ مولانا ابو الکلام آزاد ہوسٹل (مردانہ)
- 1960۔ الف۔ لام۔ میم ہوسٹل (مردانہ)
- 1961۔ صدر ہوسٹل (مردانہ)
- 1962۔ یوسف ساغر ہال (جلسہ گاہ)

- 1964ء۔ عمارت شعبۂ سائنس
- 1965۔ سر سید ہوسٹل (مردانہ)
- 1968۔ عمارت انتظامی امور
- 1969ء۔ زہرہ ہوسٹل (زنانہ)
- 1973۔ ہسپتال بہ یادگارِ جشنِ سیمیں

- 1976۔ ورزش گاہ سنجالی مریکار
- 1978۔ اقبال ہوسٹل (جدید) مر
- 1980۔ تعمیر عمارت نو (طبق ارضی
- 1983۔ " — " (طبق اول
- 1985۔ " — " (مغربی جہت

تعلیمی ارتقاء

- 1948ء۔ انٹرمیڈیٹ کورس (آرٹس)
- 1949۔ " — " (سائنس)
- 1951۔ گریجویٹ کورس (علم ریاضی)
- " — " (علم معاشیات)
- 1957۔ " — " (طبیعیات، کیمیا، علم حیوانات)

- 1959ء۔ پوسٹ گریجویٹ (علم ریاضی)
- 1967۔ " — " (انگریزی اور عصری ادب)
- 1968۔ گریجویٹ کورس (انگریزی ادب اور علم نباتات)
- 1969۔ پوسٹ گریجویٹ کورس (علم کیمیا و معاشیات)
- 1978۔ " — " (علم حیوانات)

- 1979ء۔ پوسٹ گریجویٹ کورس (علم طبیع
- 1980۔ " — " (تاریخ اس
- 1981۔ گریجویٹ " (ملیالم ادب و
- 1982۔ پوسٹ گریجویٹ کورس (علم اد
- 1984۔ " — " (علم اقتص

اس میں ذرہ برابر شبہ نہیں ہے کہ یہ سارے ارتقائی منازل اپنے اپنے دور کے پرنسپل کی سرگرم کوشش اور دور نگاہ پروفیسر کی مرہونِ منت ہیں۔ اب سوال باقی ہے شعبۂ اردو کی ترقی سے متعلق جواباً عرض ہے۔

سما سکتا نہیں پہنائے فطرت میں مرا سودا

علامہ صوفی بنگلوری

سلطنتِ خداداد کے زوال کے بعد انگریزوں نے ہندوستانیوں کو سیاسی و معاشی طور پر بے دست و پا کر دیا اور ان کے مذہبی امور میں مداخلت کر کے مختلف فرقوں کو آپس میں گتھم گتھا کر دیا۔ دینی عقائد میں شکوک پیدا کرنا، مذہبی شعائر کی توہین کرنا، فرشتہ خصلت مصلحین کو متہم کرنا ان کا شعار بن گیا تھا۔ اشاعتِ تعلیم کے بہانے ملک بھر میں عیسائیت کی تبلیغ کی جانے لگی۔ اور عصری علوم سے فارغ ہوتے طلباء میں مذہبی بیزاری پیدا کی جا رہی تھی۔

مسلمان سیاسی، اقتصادی اور معاشی حالات سے تنگ آ چکے تھے۔ غیر اسلامی رسوم و رواج مسلم ثقافت میں جگہ پا رہے تھے۔ شرک و بدعت مختلف ناموں سے مسلم گھرانوں میں داخل ہو رہے تھے۔ ایسے میں خداوند قدوس نے اس ملک میں اسلام اور مسلمانوں کی بقاء کا سامان فراہم کر دیا اور ملک کے شمال و جنوب میں چند ایسی ہستیاں پیدا کر دیں جنہوں نے اسلام کی لڑکھڑاتی ہوئی عمارت کو سنبھال لیا۔ شمال میں ولی اللہی خاندان نے اصلاحِ امت کا بیڑہ اٹھایا تو جنوب میں شاہ عبداللطیف بیجاپوری کے خاندان نے رشد و ہدایت کا چراغ روشن کیا۔ جس کی روشنی سے ٹامل ناڈو، آندھرا، کرناٹک اور کیرالا میں علم و عمل کی راہیں کھل گئیں۔ ویلور میں شمس العلماء عبدالوہابؒ نے مدرسہ باقیات قائم کیا۔ شاہ عبدالحیؒ نے بنگلور سے سیرت و اخلاق لٹا دیئے۔ میر شیات میسوری نے مصباح الحیات روشن کیا۔ حضرت شاہ ...ن قادری نے طولی (گلشن آباد) میں طریقۂ تصوف کی ریشہ دوانیوں کو دور کرنے پر کمر باندھ لی۔ سرا (مستم آباد) میں سید شاہ عارف نے غیر اسلامی سیلاب کو روکنے کے لیے مسلمان قوم و ملت کو فراہم کرنے لگے۔ ان بزرگوں نے دکن میں ... کو عام کرنے سلیس و سادہ عام بول چال میں زبان و مذہب کی خدمت میں اپنی جانیں کھپا دیں اور اسلامی ...ت کو مالا مال کر دیا۔ زمانے کی ستم ظریفی ہے کہ تاریخ دکن میں ان کی علمی و ادبی خدمات کو کوئی اہم مقام نہ مل سکا۔

جب نصرانی مشنریاں حد سے زیادہ آگے بڑھنے لگیں، مسلمانوں کے دینی جذبات مجروح ہونے لگے تو خانقاہ سے قطبِ ویلورؒ نے ملکہ وکٹوریہ کے نام ایک طویل خط کے ذریعہ اسلام کی دعوت بھیجی۔ اس طویل خط میں عیسائیت زدہ عقائد کی پول کھول دیئے اور اسلام کے عالمگیر اصول کو واضح کیا۔ جنوب میں عیسائی مشنری ناکام ہونے لگی تو انہوں نے جنوب میں یہ افواہ اڑا دی کہ جنوبی ہند کی مسجدیں قبلہ رو نہیں ہیں۔ پورے جنوب میں ایک خلفشار برپا ہو گیا۔ اس سے مولینا احمد شالیاتی نے بزبان عربی علم ہیئت و جغرافیہ پر ایک عام فہم کتاب شائع کر کے اس غلط ... باطل قرار دیا اور شاہ عبدالقادر علی صوفی نے بنگلور سے سمت قبلہ اور جہت قبلہ کے فرق کو واضح کرتے ہوئے طول بلد و عرض بلد کی روشنی میں علم ہیئت کے ادق مسائل کو "گرہ کشائی اردو ہیں در قواعد" نامی ایک جامع کتاب ... نصرانی غلط بیانی کے پرخچے اڑا دیئے۔ علماء و فضلاء نے اس علمی کاوش کا خیر مقدم کیا۔ نصرانی فریب پسپا ہو گیا۔

شاہ عبدالقادر علی صوفی علامہ عبدالحیؒ احقر بنگلوری کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ ۱۲۵۲ھ میں بمقام ... پیدا ہوئے۔ والد کے زیرِ سایہ ابتدائی تعلیم ہوئی۔ شہر کے مشہور اساتذہ سے بھی استفادہ کیا۔ اعلیٰ تعلیم ... خانقاہ لطیفیہ ویلور سے وابستہ ہو گئے۔ دورانِ تعلیم قطبِ ویلورؒ سے روحانی فیض حاصل کرتے رہے ... کے بعد بنگلور آ کر والدِ محترم کی نگرانی میں علم و ادب کی خدمت کرنے لگے۔ آپ نے مطبع محمدیہ قائم کر کے ... ثقافت میں کافی اضافہ کیا۔ تاریخ مصر کا ترجمہ کیا۔ امام غزالی کی جواہر القرآن اور شیخ اکبر کی مالا بد منہ کو

اردو جامہ پہنایا۔ غیر اسلامی سیلاب کو روکنے کے لئے آپ نے امام برگلی کی کتاب الطریقۃ المحمدیہ بھی ترجمہ کیا۔ ردِ نیچیریت میں کئی رسالے لکھے۔ محمد حسین لاہور کے الزامات کا جواب شائع کرتے ہوئے فرقہ نیچیریہ کے خلاف ایک محاذ قائم کر دیا۔ جس کی معاونت میں بنگلور، میسور اور مدراس سے کئی رسالے اور اخبار جاری ہونے لگے۔ آپ کا فتاوی اور مکتوبات کے کئی مجموعے بھی شائع ہوئے تھے جو آج کل کمیاب ہیں۔

عربی فارسی اور اردو پر کافی عبور رکھتا۔ ان زبانوں میں شعر گوئی ان کی طبیعت ثانیہ بن گئی۔ بزبان عربی آپ کے چار خطبات شائع ہوئے جن میں ایک تو بے نقط حروف پر مشتمل ہے اور باقی معقولات اور منقولات کی مختلف اصطلاحات پر حاوی ہیں۔ تاریخ گوئی میں آپ کو ید طولی حاصل تھا۔ زود گو شاعر تھے۔ صنائع لفظی و معنوی کے استعمال پر کافی عبور رکھتا۔ آپ نے ریاست کرناٹک کی تمام منکر شدہ زبان میں بھی شاعری کی ہے۔ عربی و فارسی اشعار سے آپ کی علمی مہارت واضح ہوتی ہے۔ آپ کی زبان نہ قدیم دکنی ہے اور نہ ہی ٹھیٹ اردو اس پر میسوری اردو کی چھاپ ہے۔

آپ کی شخصیت میں اپنے والد کی طرح فنون کی جامعیت، کمالات کی رنگارنگی، خیالات کی رفعت، مقاصد کی عظمت، سلف صالحین کے کارناموں کی حفاظت کا جذبہ ہر وقت نمایاں رہتا تھا۔ علم و ادب کی خدمت میں آپ نے زبان و قلم دونوں استعمال کیا ہے۔ اپنے رفیق اعلیٰ سے ملتے ہوئے کسی نے رحلت کی تاریخ پر ایک مصرع ترتیب دے دیا۔

رحلتِ اہل دین فقیہہ و صوفی

١٣٣١

چمن میں تلخ نوائی مری گوارا کر
کہ زہر بھی کبھی کرتا ہے کارِ تریاقی
اقبال

اس کی تقدیر میں محکومی و مظلومی ہے
قوم جو کر نہ سکی اپنی خودی سے انصاف
اقبال

غزل

ثاقب باقوی

غم کا خوگر کر دیا بڑھ بڑھ کے دردِ دل نے مجھے
اب نہیں ہے راہ کی مشکل کوئی مشکل مجھے

میں نے تیری یاد کا بڑھ کر سہارا لے لیا
بے کسی میں زندگی آئی نظر مشکل مجھے

بارگاہِ حسن سے الفت کا ثمرہ یہ مِلا
سنگ دل نے توڑ کر دل کر دیا بیدل مجھے

شمع الفت بجھ گئی اور مٹ گئی دنیائے دل
"اب سمجھتی ہیں وہ نظریں رحم کے قابل مجھے"

میں قتیلِ خنجرِ حسن و تمنا تھا مگر
اب نگاہِ ناز نے ثاقب کیا گھائل مجھے

ڈاکٹر حضرت قدرت اللہ ثاقب باقوی